ارشاد فرمائی ہے اور یہی میرا مسلک ہے۔''

حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ وہ قرآن کریم کے تقریباً دس پارے روزانہ نمازوں کی سنن اور نوافل میں تلاوت فرمایا کرتے۔ رمضان المبارک میں عشاء سے سحر تک قیام فرماتے، پندرہ پارے روزانہ تراویح میں پڑھتے اور ہر دوسرے دن قرآن کریم ختم کرتے۔ رمضان اور رمضان کے علاوہ اپنی تمام منزل کا ایصالِ ثواب حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، امہات المؤمنین، بناتِ طاہرات، سیدنا حسن و حسین، تمام صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اکابر علماء دیوبند خصوصاً حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری، حضرت مدنی، حضرت تھانوی، حضرت عبدالقادر رائے پوری، خانقاہ رائے پور کے تمام مشائخ۔ اپنے استاذ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، اپنے خاندان کے تمام مرحومین، تمام اکابرِ احرار رحمہم اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرتے۔ حُبِ صحابہ اور دفاعِ صحابہ کے لیے ان کی شخصیت کسی سند کی محتاج نہیں ہے۔

''آفتاب آمد دلیل آفتاب''

وہ اپنے عہد کے جیّد علماء حضرت مفتی شفیعؒ، حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ اور حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ سے ہمیشہ وابستہ رہے۔ وہ اپنے اشکالات اُن کے سامنے پیش کرتے اور خوب استفادہ کرتے۔ انھوں نے اپنی بعض تحریریں بھی ان حضرات کو پیش کیں اور ان کی تجویز و اصلاح کو قبول فرمایا۔ اسی طرح مشائخ میں حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہؒ (خانقاہ سراجیہ) اور حضرت میاں عبدالہادیؒ (دین پور) رحمہم اللہ سے رابطہ و تعلق مضبوطی سے قائم رکھا۔ اور اُن سے ہمیشہ دعائیں لیں۔ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی اور حضرت مولانا عبیداللہ انور رحمہم اللہ حضرت ابوذر بخاری رحمہ اللہ سے بہت محبت فرماتے اور بے پناہ اکرام کرتے تھے۔

سلفی صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ حضرت ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے مزید گفتگو سے پرہیز فرمائیں۔ ہم نے یہ باتیں بڑے ٹھنڈے اور مثبت پیرائے میں لکھی ہیں۔ مقصود صرف اس منفی تأثر کو ختم کرنا ہے جو سلفی صاحب کی تحریر سے قائم ہوا ہے ورنہ انہوں نے جو لب ولہجہ اختیار کیا ہے اس کا جواب دینا اور ان کی بھڑکتی انگیٹھی کو ٹھنڈا کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ اس کا تجربہ سلفی صاحب کے پیش رو کر چکے ہیں۔ ۱۹۸۸ء سے ۱۹۹۰ء تک کے ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے شمارے اس کا بیّن ثبوت ہیں۔ جب ماہنامہ حق چار یار نے ایک طویل بحث میں پسپائی کے بعد خاموشی اختیار کر لی تو ہم نے بھی اخلاقاً اس باب کو بند کر دیا۔ ہم نہیں چاہتے کہ اسے پھر سے کھولیں۔ علم و تحقیق کے دروازے سے داخل ہو کر ذاتیات پر حملہ کرنا شرافت و دیانت نہیں۔ کسی کے بزرگ کو گالی دے کر کوئی شخص اپنی عزت میں اضافہ کر سکتا ہے نہ ہی اپنے پسندیدہ کسی بزرگ کی عزت کو چار چاند لگا سکتا ہے۔ البتہ رسوائی کا سبب ضرور بنتا ہے امید ہے سلفی صاحب اب آگے نہیں بڑھیں گے۔ اسی میں عافیت ہے۔